مقالات

جناب ثناء اللہ نور غوری
ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی

شراکت

تعارف:

شراکت عربی کا لفظ ہے۔ اسم ہے اور اس کا مصدر یعنی مادہ شرک ہے مطلب حصہ داری یا ساجھا ہے جبکہ شراکت نامہ وہ ہوتا ہے کہ جس میں ساجھے کی کیفیت درج ہو اور اس صورت میں یہ مذکر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
(فیروز اللغات ص ۸۴۴)

الشرکۃ معنی کمپنی، حصہ داری، انجمن جبکہ شرکۃ کا مطلب شریک ہونا ہے۔ حصہ لینا، شامل ہونا، ساجھا کرنا ہے۔ (المعجم الاعظم ۳/۱۵۲۸)

شرکت کے معنی ساجھا کے ہیں اور اس کا مادہ یعنی مصدر شرک ہے (مجموعہ لغات عربی ج ۲ ص ۸)

شرکت عبارت ہے عقد بین المتشارکین اصل یعنی راس المال اور منفعت میں۔ اگر منفعت میں شرکت ہو نہ کہ راس المال میں، تو وہ مضاربت ہے اور اگر راس المال میں شرکت ہو، نہ کہ منفعت میں، تو وہ بضاعت ہے۔ رکن شرکت کا شرکت العین ہے یعنی مالوں کا اختلاط ہونا ہے کہ ایک کی تمیز دوسرے سے متعذر یا متعسر ہو اور اختلاط کے معنی خلط ہے۔ (غایۃ الاوطار ج ۲ ص ۵۴۶)

شرکت کا لفظ شین کے زیر اور رے کے جزم کے ساتھ ہے۔ کبھی شین کو زبر اور رے کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے لیکن پہلی صورت زیادہ رواج پذیر ہے۔

تعریف: (۱) جب دو یا دو سے زیادہ افراد باہم مل کر اس شرط پر کاروبار شروع

کریں کہ وہ نفع و نقصان میں یعنی دونوں میں شریک ہوں گے تو یہ معاہدہ شراکت کہلاتا ہے۔ (اصول فقہ اسلام ص ۱۰۸)

۲۔ اصل اور نفع میں شریک ہونے کا جو معاہدہ ہوتا ہے اسے شراکت کہتے ہیں۔ (جواہرہ منیرہ ص ۲۴۶ درمختار ج ۲)

۳۔ شرکت کہتے ہیں ایک سے زیادہ اشخاص کے کسی چیز کے ساتھ اختلاط و امتیاز کو۔ (مجلۃ الاحکام العدلیہ دفعہ ۱۰۴۵)

۴۔ شرکت کے لغوی معنی شریک ہونے اور ملانے کے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دو کا مال مل کر ایک ہو جاوے اور ہر شخص کی انفرادی حیثیت ختم ہو کر اجتماعی حیثیت سامنے آجاوے۔ نفع و نقصان میں دونوں شریک ہوں۔

ارکان شراکت:

ارکانِ شراکت حسب ذیل ہیں:

۱۔ الفاظِ معاہدہ ہوں یعنی فریقین میں ایجاب و قبول ہو۔ اگر ایجاب و قبول نہ ہو تو شراکت ہو ہی نہیں سکتی۔

۲۔ معاہدہ میں ایک سے زیادہ افراد ہوں جو کہ شرکت کریں۔ ایک شخص شراکت کے نام سے کاروبار نہیں کر سکتا۔

۳۔ عمل معاہدہ ہو۔ یعنی مال اور اعمال (سرمایہ و محنت) ہو۔

۴۔ نفع و نقصان میں سرمائے اور خدمت کے تناسب سے ہر ایک کا حصہ متعین ہو۔

۵۔ اگر کسی شریک کو ایک مقررہ رقم دے دی جاوے تو وہ شریک تصور نہ ہوگا۔

اقسام شراکت:

اقسامِ شراکت حسب ذیل ہیں: یہ تقسیم قدوری کے مطابق ہے۔

۱۔ شرکتِ املاک

۲۔ شرکتِ عقود: (اس کی مزید اقسام ہیں)

(الف) شرکتِ مفاوضہ (ب) شرکتِ عنان

(ج) شرکتِ صنائع (د) شرکتِ وجوہ

- شراکت
  - شرکتِ املاک
  - شرکتِ عقود
    - شرکتِ مفاوضہ
    - شرکتِ عنان
    - شرکتِ صنائع
    - شرکتِ وجوہ

شرکتِ املاک کی تعریف :

شرکتِ املاک یہ ہے کہ دو آدمی یا کئی آدمی وراثت کے ذریعہ یا خریدنے کے سبب سے ایک چیز کے مالک ہو جائیں۔ ان شریکوں کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے ہر شریک اپنے شریک کے حصہ میں اجنبی ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک دوسرے کے حصہ میں دست اندازی ناجائز ہے۔ وجہِ شرکت وکالت نہیں ہے، دوسرے کو حصہ دے سکتا ہے۔

۲۔ شرکتِ عقود کی تعریف :

اسے شرکتِ معاملہ بھی کہتے ہیں۔ یہ بربنائے معاہدہ ہوتی ہے اور ضابطے کی پابندی کے ساتھ عُقد کے معنی باندھنے کے ہیں۔ دوسرا شخص بطورِ وکیل سب کچھ کر سکتا ہے۔ یہ ایجاب و قبول سے قائم ہوتا ہے۔ اس کی مزید چار اقسام کی تعریف یہ ہے :

(۱) شرکتِ مفاوضہ :

مفاوضہ کے لغوی معنی برابری کے ہیں۔ اس میں مال اور نفع میں مساوات کی شرط ہوتی ہے۔ مساوی شراکت میں ہر شریک دوسرے کا ضامن اور کفیل ہوتا ہے۔ ہر شریک کا فعل یا اقرار دوسرے شرکاء کو بھی پابند کر دیتا ہے۔ غلاموں، کافروں یا غیر مسلم لوگوں کے ساتھ مفاوضہ جائز نہیں ہے۔

شرکتِ عنان :

عُنان کے لغوی معنی لگام، باگ ڈور، راس کے ہیں۔ اس میں مال اور نفع کا ذکر تو ہوتا ہے لیکن مساوات نہیں ہوتی۔ شرکاء نفع و نقصان میں برابر کے حصہ دار نہیں ہوتے۔ اس میں ہر ایک دوسرے کا وکیل تو ہو سکتا ہے کفیل نہیں ہو سکتا۔

اس میں ہر رکن فقط اپنے ہی معاملات کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ دوسرے حصہ داروں سے فقط اپنے حصے کا مطالبہ کرسکتا ہے۔

(ج) شرکت صنائع:

اس کو شرکت الابدان یا شرکت التقبل بھی کہا جاتا ہے۔ صنائع صنعت و صناعت کی جمع ہے۔ مطلب کاریگری، ہنرمندی ہے۔ اس میں مال اور نفع کا کوئی ذکر نہیں ہوتا بلکہ دونوں کسی عمل میں شریک ہوتے ہیں اور مال کسی دوسرے کا ہوتا ہے۔ کاروبار کو سرانجام دینا اجتماعی فرض ہوتا ہے اگر ان میں سے صرف ایک ہی رکن کام کرے تو بھی باقی ارکان منافع کے حصہ دار ہوتے ہیں۔ تاہم مالکیوں کے نزدیک کسی رکن کی طویل علالت کی صورت میں معاہدہ منسوخ ہو جاتا ہے۔

(د) شرکت وجوہ:

وجوہ وجہ کی جمع ہے۔ معنی اسباب کے ہیں۔ اس شرکت میں ہر شخص اپنے اپنے کریڈٹ پر مال لے کر آتا ہے اور دونوں یا تینوں فریق باہم مل کر کام کرتے ہیں۔ یہ شرکت صرف حنفیوں کے نزدیک جائز ہے۔ شافعیہ صرف شرکتِ عنان کے قائل ہیں۔ اس شرکت کی اجازت صرف ان چیزوں میں ہے جو اس قدر مختلط ہو جاویں کہ جدا کرنا مشکل ہو۔ (اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ص ۷۰۰، ۷۰۱)

شراکت کی تقسیم فیلبیؒ نے ایک دوسرے طریقہ سے کی ہے اور یہی تقسیم شرعیہ عبدالرحیم نے اپنی کتاب "اصول فقہ اسلام" میں کی ہے جو یوں ہے:

۱۔ شراکت بالاموال ۲۔ شراکت الاعمال ۳۔ شراکتِ وجوہ۔

۱۔ شراکت بالاموال:

اس میں ہر شریک سرمایہ زرِ نقد کی صورت میں مہیا کرتا ہے اور تمام شرکاء اپنی محنت اور ہوشیاری صرف کرتے ہیں۔ شرط یہ ہوتی ہے کہ منافع باہم تقسیم ہوگا۔

۲۔ شراکت الاعمال:

اس میں تمام شرکاء کی محنت و صلاحیت ہی مشترک سرمایہ ہوتی ہے جیسے دو درزی باہم مل کر کام کریں یا معمار عمارت تعمیر کریں۔

۳۔ شراکت الوجوہ:

اس میں تمام کے پاس کوئی سرمایہ نہیں ہوتا اور تمام شرکاء اس بات پر متفق ہو جاتے ہیں کہ وہ قرض اشیاء لاکر فروخت کریں گے اور اس سے حاصل شدہ نفع باہم تقسیم ہو گا۔

سرمایہ اور سامان کے اعتبار سے مولانا منیب الرحمٰن نے شراکت کی تقسیم یوں کی ہے۔ (اصول فقہ الاسلام مولانا منیب الرحمٰن ص ۱۰۹)

(۱) شرکت الاموال (۲) شرکت العمل (۳) شرکت الوجوہ (۴) شرکت المضاربت (۵) شرکت المزارعۃ (۶) شرکت مساقاۃ۔

پہلی تین اقسام بیان کی جا چکی ہیں۔ بقیہ تین کی تشریح حسب ذیل ہے:

۴۔ شرکت المضاربت:

اگر معاہدہ شراکت اس بنیاد پر طے پایا ہو کہ ایک شریک سرمایہ فراہم کریگا اور دوسرا اپنی محنت و صلاحیت صرف کرے گا اور منافع باہم تقسیم ہو گا تو ایسی شرکت شرکتِ مضاربت کہلاتی ہے۔

۵۔ شرکت المزارعۃ:

اگر دو فریقین میں سے ایک شخص اپنی اراضی فراہم کرے اور دوسرا فریق اس پر اپنی محنت و صلاحیت صرف کرے یا محنت و صلاحیت سے اس سے استفادہ کرے تو یہ مزارعۃ کہلاتی ہے۔

۶۔ شرکت مساقاۃ:

اگر شرکت درختوں سے متعلق ہو اور دوسرا شخص اپنی محنت سے اس کی نگہداشت کرے تو یہ مساقاۃ کہلاتی ہے۔

شراکت کے اراکین کے اختیارات:

شراکت میں ہر شریک دوسرے کا شرعاً مختار سمجھا جاتا ہے لیکن غیر مادی شراکت میں یہ اختیارات محدود معنی میں سمجھے جائیں گے۔ اگر اس کے خلاف کوئی صریح شرط نہ ہو گئی ہو۔ ایک شریک بلا اجازت قرض تو لے سکتا ہے لیکن وہ مشترکہ مال بطور رعائت دینے کا مجاز نہیں ہے۔ غیر مادی شراکت

میں ہر فریق اپنے سرمایہ کے تناسب سے نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ بشرطیکہ اس کے برعکس طے نہ پایا ہو۔ مضاربت میں نقصان صرف سرمایہ دار کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

فسخ شراکت:

شراکت اس طرح فسخ ہو سکتی ہے۔

۱۔ جب اس کا کوئی رکن الگ ہونے کی خواہش ظاہر کرے۔

۲۔ اسلام سے منحرف ہو جائے یا دار الحرب چلا جاوے۔

۳۔ مر جائے یا کسی دماغی عارضہ میں مبتلا ہو جاوے۔ وارث نئے سرے سے شرکت کا عہد و پیمان کر کے ہی تجارتی ادارے کا کاروبار جاری رکھ سکتے ہیں یا رکھ سکتا ہے۔ (کتاب الفقہ عبد الرحمٰن الجزیری ص ۱۲۴)

شعر و ادب

حمد باری تعالیٰ

جناب نعیم الحق نعیم

اُس کا خیال و علم ملا، آگہی ملی
میَں مر چکا تھا پھر سے مجھے زندگی ملی

اُس کی تجلیات بہت ہی لطیف ہیں
اس کے خیال سے بھی مجھے روشنی ملی

ہر حرف لگ رہا ہے گلستاں کھلا ہُوا
اس کا کلام پڑھ کے تر و تازگی ملی

اس راہِ کوئے یار پر چلنے سے پیشتر
جس راہ پہ بھی چلا مجھے بے رہروی ملی

مجھُ کو ادب کی راہ پر کتنے مقام پر
دانشوری کے بھیس میں بے دانشی ملی

جو شخص دُور سے مجھے سورج لگا نعیمؔ!
اس کے ہیں جب قریب ہوا تیرگی ملی!